© rasailojaraid.com

فضائل' بحر اعید میں ذبح جانوراں جیو بتیا نہیں' مومنین عابدین' ذاکرین کے اوصاف' اسلام ایک عالمگیر مذہب صداقت قرآن اور اصلاحات بائبل' انفاق فی سبیل اللہ و دینی و ملی ادارے' نعم البدل' حقانیت اسلام اور تہذیب حاضر کے ظلمات' لا دینی تحریکات کے دور میں دینی اداروں کا قیام' آپ بیتی و جگ بیتی کے چند واقعات' خلافت فاروقِ اعظم' مطالب خطاب و فوائد' حمد و صلوٰۃ' فہم قرآن' استقبالیہ نوگنڈھ' کائنات عالم میں زمین کی اہمیت' فلسفہ خیر و شر' اسلام اور سائنس' مسئلہ عشر عقل و نقل کی روشنی میں' تقویٰ کی خصوصیات' صبر و استقامت کا پیغام امت مسلمہ کے نام' حرمت سود و جوا' اسلاف کی فیاضیاں' فضائل و مسائل نماز' قرآن کریم پر پادریوں کے پانچ شبہات اور جوابات' احوال قیامت و حشر اجساد' اقلیت و اکثریت کے مسائل' کتاب الدعا' دلائل صداقت و رسالت' کلمات دعا مع ثمرات' ماہ رمضان کے احکام و مسائل' احترام مسلم' توحید باری تعالیٰ' تحقیق مسنۃ' سفر نامہ حجاز' خلفائے راشدین۔

بلاشبہ مولانا عبدالرؤف اس دور کے یگانہ روزگار عالم دین تھے' انہوں نے اپنی حیثیت و ہمت سے زیادہ کام کیا۔ ایک عرصے سے مختلف عوارض نے ان کو گھیر رکھا تھا۔ وہ پامردی سے بیماری کا مقابلہ کرتے رہے' یونہی کچھ افاقہ ہوتا قلم و قرطاس سے تعلق قائم کر لیتے' اور وعظ و تبلیغ کے لئے بھی دور دراز جانے کو تیار ہو جاتے۔ وفات سے چند ہفتے پہلے بیماری شدت سے حملہ آور ہوئی' آخر 30 نومبر 1999ء کی شام ساڑھے چھ بجے اسلاف کی یہ نشانی 90 سال کی عمر میں ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت اہل حدیث کے اس عظیم فرزند کی وفات پر عالم اسلام میں بے حد افسوس کا اظہار کیا گیا۔ بی بی سی لندن نے بھی مولانا کی خدمات بو قلمونی کے اعتراف میں اپنی یکم دسمبر صبح اور رات کی نشریات میں ان کی وفات کا اعلان نشر کیا اور حالات زندگی بیان کئے۔

ہم اپنے نیپالی جماعتی احباب' بالخصوص جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر کے اساتذہ کرام' طلباء اور مولانا کے اعزہ اقارب سے دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ صدق دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خطاؤں سے درگزر فرما کر انہیں جنت میں ارفع مقام عطا فرمائے۔ آمین

ایک مکھی تک کی نیاز چڑھانا حرام ہے

مسند احمد میں ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا گذر ایک بُت پرست قوم کے پاس سے ہوا۔ جہاں بغیر نذر و نیاز چڑھائے کوئی شخص آگے نہیں جا سکتا تھا تو ان لوگوں نے کہا کہ ایک مکھی ہی کی نذر چڑھاؤ' ان میں سے ایک نے مکھی کی نذر چڑھا دی' اس کو ان لوگوں نے چھوڑ دیا' یہ مکھی چڑھانے والا جہنم میں گیا' دوسرے نے نیاز نہیں چڑھائی اور کہا کہ خدا کے سوا کسی کے لئے نذر نہیں چڑھا سکتا' ان لوگوں نے اسے مار ڈالا یہ شہید ہو کر جنت میں گیا۔ (الداء والدواء لابن قیم ص ۴۴)

توبہ کی فضیلت

اللہ اس وقت اپنے بندے سے انتہائی خوش ہوتا ہے جب وہ اپنے گناہوں کے اعتراف سے نادم ہو کر خلوص دل سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ اس کی مثال نبی ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے کہ "ایک مسافر بحالتِ سفر اپنی اونٹنی سے ایک چٹیل میدان سے گذرا اور آرام کرنے کیلئے ایک درخت کے نیچے اتر پڑا اور اپنی اونٹنی کو باندھ دیا جس پر کھانے پینے کا سب سامان تھا' وہ سو گیا' جب جاگتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی غائب ہے۔ حیرانی و پریشانی کے عالم میں اسے ڈھونڈنے لگتا ہے لیکن اونٹنی کا دور دور تک پتہ نہیں' تھک کر مایوس ہو گیا' پھر عاجز آ کر ایک درخت کے نیچے سو گیا' جب سو کر اٹھتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی مع ساز و سامان اس کے سامنے کھڑی ہے۔ ایسے موقع پر مسافر کو کتنی خوشی ہو گی اور اسی خوشی و مسرت کے عالم میں بے ساختہ اس کی زبان سے نکل جاتا ہے کہ خدا تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں' خوشی کے مارے وہ ایسا گم سم ہو جاتا ہے کہ جملہ الٹا ہی اس کے منہ سے نکل جاتا ہے تو خدا اپنے توبہ کرنے والے بندہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲' صفحہ ۲۰۳' (باب الاستغفار والتوبہ)

لہٰذا جو خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اسے کثرت سے توبہ و استغفار کرنا چاہئے وہی توبہ قبول کرتا ہے۔ "وهو الذي يقبل التوبة من عباده و يعفو عن السيئات و يعلم ما تفعلون." (شعراء ۲۵) "یعنی وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو وہ سب جانتا ہے۔"

© rasailojaraid.com